زکوۃ الفطر (صدقہ فطر) کی قیمت نقدا دینا کافی نہیں ہے

(مختلف علمائے کرام کے اقوال)

شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

کیا زکوۃ الفطر کو ریال[1] میں نکالا جاسکتا ہے؟ اور کیا اسے دوسرے ملک میں نکالا جاسکتا ہے؟

جواب: جمہور اہلِ علم کے نزدیک اسے نقد کی شکل میں نکالنا جائز نہیں، بلکہ یہ واجب ہے کہ اسے کھانے کی شکل میں نکالا جائے جیسا کہ نبی ﷺ نے اور آپ ﷺ کے صحابہ نے نکالا تھا، اور یہ ایک صاع ہے ملک (میں رائج) خوراک میں سے جیسے کھجور یا چاول وغیرہ، جس کی مقدار صاع نبوی کے مطابق ایک صاع[2] ہو جو مرد وزن، چھوٹے بڑے، آزاد و غلام کی طرف سے ادا کیا جائے۔ سنت یہ ہے کہ اسے ملک کے فقراء میں بانٹ دیا جائے جس ملک میں اسے نکالا جارہا ہے، اور اسے دوسرے ملک میں منتقل نہ کیا جائے تاکہ وہاں کے فقیروں کے لئے کافی ہو اور ان کی حاجت پوری ہو۔ اسے عید کے ایک یا دو دن پہلے نکالنا جائز ہے جیسا کہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کیا کرتے تھے۔ تو اس طرح اس کے نکالنے کا اول وقت رمضان کی اٹھائیس تاریخ کی شب ہو گی۔ واللہ ولی التوفیق

(مصدر: مجموع فتاویٰ ومقالات ابن باز ج ۱۴ ص ۲۱۴)

---

[1] ریال سعودی عرب میں رائج کرنسی (نقد) کا نام ہے۔

[2] صاع ماپ ہے نہ کہ وزن۔ اسی لئے مختلف اشیاء کا ایک صاع کا وزن مختلف ہو گا۔ جیسے ایک صاع کھجور اور ایک صاع جو یا چاول کا وزن الگ ہو گا۔ اسی لئے ایک خاص وزن اس کے برابر نہیں بتایا جاسکتا۔ کیلو کے حساب سے علماء اسے ڈھائی سے تین کیلو بتاتے ہیں۔

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

بہت سارے فقراء آج کہتے ہیں کہ وہ صدقہ فطر کھانے کے بدلے نقد کی شکل میں لینے کو ترجیح دینگے کیونکہ وہ ان کے لئے زیادہ نفع بخش ہے۔ تو کیا زکوۃ الفطر نقد کی شکل میں دینا جائز ہے؟

جواب: جو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جائز نہیں کہ کسی بھی حال میں صدقہ فطر نقد ادا کیا جائے۔ بلکہ یہ کھانے کی شکل میں دیا جائے۔ فقیر اگر چاہے تو پھر اس کھانے کی چیز کو بیچ کر اس کی قیمت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے، رہا صدقہ نکالنے والا تو اس کے لئے تو ضروری ہے کہ وہ اسے کھانے کی شکل میں دے۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ ان چیزوں میں سے ہو جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھیں یا جو ابھی پائی جاتی ہیں۔ آج چاول دینا زیادہ فائدے مند ہے جس میں پیسنے اور گندھنے کی مشقت نہیں ہے، مقصد ہے فقراء کو فائدہ پہنچانا۔ صحیح بخاری میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: كُنَّا نُعْطِيهَا فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ (ہم نبی ﷺ کے زمانے میں ایک صاع کھانے کی چیز نکالتے تھے یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع پنیر نکالتے تھے)۔ (صحیح بخاری: ۱۴۳۷، مسلم: ۹۸۵)۔ تو جب کوئی شخص کھانے کی چیزوں کو نکال رہا ہے تو اس چیز کو نکالے جو فقراء کے لئے زیادہ نفع بخش ہو، اور یہ ہر زمانے میں مختلف ہوتا ہے۔

رہا اس (صدقہ فطر) کا نقد کی شکل میں یا کپڑے یا فرش یا سامان کی شکل میں نکالنا تو یہ کافی نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ بری الذمہ ہوگا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: من عمل عملا ليس عليه أمرنا فهو رد (جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے) (مسلم: ۴۵۹۰)

(مصدر: مجموع فتاویٰ ورسائل العلامہ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ، جلد ۱۸، باب: زکوۃ الفطر)

أهل الأثر
العلم قبل القول و العمل
قول و عمل سے پہلے علم
(امام محمد بن إسماعيل البخاري رحمه الله)

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے پوچھا گیا:

بعض ملکوں کے علماء کے مابین زکوۃ الفطر میں کیا مشروع ہے اس پر کافی بحثیں ہو رہی ہیں، کہ کیا اس کی قیمت ادا کرنا ممکن ہے۔ آپ کی اس میں کیا رائے ہے؟

جواب: زکاۃ الفطر میں مشروع یہ ہے کہ اسے مشروع طریقے سے دیا جائے جیسا کہ نبی ﷺ نے حکم دیا ہے، اور یہ اس طرح کہ ایک مسلمان ایک صاع ملک کی خراک نکالے اور اسے اس کے وقت پر فقیر کو ادا کرے۔ رہا اس کی قیمت کو نکالنا، تو وہ زکوۃ الفطر میں کافی نہیں کیونکہ یہ اس چیز کے خلاف ہے جس کا نبی ﷺ نے حکم دیا ہے اور صحابہ کرام نے کھانے کی چیزوں کو نکالا، اور وہ قیمت نہیں نکالا کرتے تھے، اور وہ ہم سے زیادہ علم رکھنے والے تھے کہ کیا جائز ہے اور کیا نا جائز ہے۔ اور وہ علماء جنہوں نے اس کی قیمت نکالنے کی بات کی ہے تو انہوں نے یہ اجتہاد سے کہا ہے اور اجتہاد اگر نص کے مخالف ہو جائے تو اس کا اعتبار نہیں ہوتا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کہا گیا: لوگ کہتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز فطرے میں قیمت لیتے تھے[۳]؟ تو انہوں نے کہا کہ: یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے قول کو چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں: فلاں نے کہا! جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

(رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ الفطر کو فرض کیا ہے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو۔۔۔)

(مصدر: فتاویٰ الشیخ صالح الفوزان: سوال: ۱۶۳، الملخص الفقہی ص ۲۰۴)

---

[۳] جیسا کہ ابن ابی شیبہ میں موجود اثر کو لوگ پیش کرتے ہیں کہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے اپنے دورِ خلافت میں نقد کو فطرے کے طور پر لیا۔ (دیکھیں حاشیہ اگلا صفحہ)

أهل الأثر
العلم قبل القول و العمل
قول و عمل سے پہلے علم
(امام محمد بن اسماعيل البخاري رحمه الله)

شیخ ربیع بن ھادی عمیر المدخلی حفظہ اللہ سے پوچھا گیا:

زکوۃ الفطر نقد ادینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا حکم یہ ہے کہ یہ باطل ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مخالف ہے۔ درہم اور دینار نبی ﷺ کے اور صحابہ کے زمانے میں موجود تھا، اس کے باوجود بھی آپ ﷺ نے اس چیز کو مشروع کیا جو لوگوں کے کھانے کی چیزیں ہیں، نیز اس میں اسلام کے شعیرے کا اظہار ہوتا ہے جبکہ نقد نکالنے میں ایسا شعیرہ ظاہر نہیں ہوتا۔ تو ہمیں چاہئے کہ ہم اسے ویسے ہی نکالیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے۔

(مصدر: کتاب: **مرحبا یا طالب العلم** ص ۴۶۴؛ دیکھیں: رسالہ **العلم أفضل ما تکتسبه النفوس و تحصله القلوب** کے سوالات میں)

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد

بعض لوگ ابن ابی شیبہ میں ابو اسحاق السبیعی کا قول لاتے ہیں کہ لوگ رمضان کے صدقہ میں کھانے کی چیزوں کی قیمت دیتے تھے۔ اگر اس اثر کو صحیح بھی مان لیا جائے تو یہ دونوں تابعین کا قول یا عمل ہے۔ یہ نہ تو نبی ﷺ کی حدیث ہے اور نہ ہی اس سے صحابہ کا عمل ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے کھانے کے بدلے قیمت نکالی۔ بلکہ صحیحین کی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی صحیح اور صریح روایت سے اس کے برعکس صحابہ کا عمل یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ غلے کی شکل میں فطرہ نکالا کرتے تھے۔